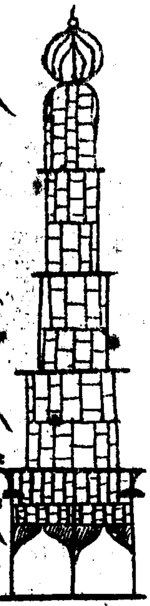
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷



بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی
(۱) عوام ۔۔ صہ
(۲) خواص سے عـه ۵
(۳) ہندوستان سے باہر ۔۔ ۶ ؎
(۴) غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۔۔ ۱۲ ؎

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِاَنْفُسِهِمْ
بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

اخبار الحکم قادیان

۲۸ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ۔ ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

نمبر ۳۳ | قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے | جلد ۱۶

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک وایڈیٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

مختصر نوٹ

یسوعی مذہب کی اشاعت

یسوعی مذہب کی اشاعت کے لیۓ جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ کم از کم اس قابل ضرور ہیں کہ ہم ان سے سبق لیں اور ان کے دوش بدوش کام کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارا سلسلہ خصوصیت سے کسر صلیب کے لیۓ قائم ہوا ہے اور یہی وہ خطرناک فتنہ ہے جس نے تمام صدا قتوں کا خون کر دیا ہے۔ مدراس کی کرسچن لٹریری سوسائٹی نے حال میں ایک کتاب سالانہ رپورٹ کے رنگ میں شائع کی ہے جس میں دکھایا ہے کہ صرف پروٹسٹنٹ فرقہ کے چار ہزار مشنری ہیں۔ یہ صرف ایک فرقہ کے مشنریوں کی تعداد ہے دوسرے واعظین اور کتابوں رسالوں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ جو اشاعت ہو رہی ہے وہ ایک جداگانہ امر ہے کیا اس کے مقابل میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس چار واعظ بھی ہیں اور جو مستقل طور پر ان لوگوں میں کام کریں جو آجکل یسوعی مشنریوں کی بھیڑوں کا گلہ بننے والے ہیں؟

ہماری غفلت کا ایک اور واقعہ

[illegible] مرتبہ اس امر کیطرف توجہ دلائی ہے کہ مسلمانوں کی وہ قومیں جو خانہ بدوش رہتی ہیں اور بعض وہ جماعتیں جو مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی اور غلط کاری سے ردی کی طرح پھینکی ہوئی ہیں یسوعی مشنریوں کی زیر نظر ہیں اور وہ ان میں کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ پکھی وارہ قوم جو جرائم پیشہ سمجھی گئی ہے ان میں مکتی فوج بڑی محنت سے اپنا مشن پھیلا رہی ہے۔ ان اقوام کیطرف اگر توجہ کیجاوے اور ان میں اسلام کی حقیقت کو پھیلایا جاوے تو خدا کے فضل سے کیا بعید ہے کہ یہ ناکارہ قومیں سوسائٹی کا کار آمد جزو بن جاویں۔ آریہ سماجی لیڈروں نے اپنی تمام گری ہوئی قوموں کو جو صدیوں سے اچھوت اور چنڈال سمجھی گئی تھیں اٹھانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ مگر ہم جن میں ذات پات کوئی شے نہ تھی۔ اور جو اخوت کے اعلیٰ مقام پر کھڑے ہو کر ہندوؤں کی تقسیم ذات کے مسئلہ پر ہنسا کرتے تھے آج خود اس کا شکار ہو کر شریف اور رزیل کی بنیاد گوشت اور پوست پر رکھ رہے ہیں۔ یہانتک بھی کچھ نہیں بگڑ اتھا مگر اب تو ان تمام جماعتوں کو جنہیں ہم نے خود ذلیل قرار دیدیا تھا ایک مردار کی طرح پھینک دیا ہے کچھ بھی کوشش نہیں کیجاتی۔ کہ ان قوموں کو اٹھائیں ان میں تعلیم تربیت کے سلسلوں کو جاری کریں اور انہیں اسلام کے موٹے موٹے اصولوں سے واقف کر کے سوسائٹی کا ایک کار آمد جزو بنانے کی فکر کریں۔

احمدی جماعت کے لئے کام کا وسیع میدان

احمدی جماعت کے نوجوان اور کام کرنے والے لوگ اگر اٹھ کھڑے ہوں اور ان جماعتوں میں کام کرنے کے واسطے آمادہ ہو جائیں تو یہ ساری جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے احمدی سلسلہ کا ایک مفید جزو بن سکتی ہیں۔ جو قومیں کسی وقت اسلام میں داخل ہوئی تھیں جن کی ایک کثیر تعداد ممالک متحدہ ممالک متوسط اور بندیلکھنڈ وغیرہ میں ہے وہ اسلام سے محض ناواقف ہیں۔ ان میں ہندوؤں کی طرح مسجدوں میں بت رکھ لینا بھی عیب نہیں سمجھا جاتا۔ اگر ان لوگوں میں کام کیا جاوے تو یہ لوگ بہت جلد اس سلسلہ کے فیوض و برکات سے حصہ لے سکتے ہیں۔ ہاں ضرورت ہے ان لوگوں کی جو ان میں جا کر کام کریں۔ انھیں دین کی حقیقت سے واقف کریں۔ یہ بڑا وسیع میدان ہے۔ ہمارے ہندو بھائی اپنی بھی نظر رکھتے ہیں اور اب تو سناتنی بزرگ بھی شدھی کے موئد ہو چکے ہیں۔ اس سال کی ہندو سبھا کے سالانہ اجلاس میں بڑے زور شور سے شدھی کی تحریک کی تائید ہوئی ہے اور یہ یاد رکھو کہ اب شدھی کی مہم بڑے زور کیساتھ چلیگی۔ بڑی غفلت ہوگی اگر اس موقعہ پر خاموشی سے کام لیا گیا۔ تمھارے ملک اور حکومتیں ایک طرف ہاتھ سے نکل رہی ہیں اور تمھاری جمعیت اور جماعت کو اسطرح کمزور کیا جا رہا ہے ایک وقت تھا کہ تم نوع انسان کے مرکز پر گھومتے تھے اور اشاعت اسلام کے لئے ہر شخص کے پاس جانے کو طیار تھے۔ آج خود تمھارے اپنے بھائی کس مپرسی کیحالت میں ہیں اور قریب ہے تم سے چھین لیے جاویں۔ مگر تمھارے کانوں پر جوں تک نہیں چلتی۔ احمدی نوجوانو اٹھو اور اس میدان میں نکلو وہ قومیں جو بالکل ترک کر دیگئی ہیں ان میں چلے جاؤ اور ان میں رہکر انھیں سلسلہ حقہ سے آگاہ کرو اور سوسائٹی کا مفید جزو بنانے کی فکر کرو خدا تمھارے ساتھ ہوگا۔

چوہڑوں میں بیداری کی تحریک

ہندو قوم بڑی زمانہ شناس قوم ہے اور اس عمدہ جوہر کی ہمیں قدر کرنی چاہیۓ۔ شدھی کی زبردست تحریک تو جاری ہے وہ وقت دور نہیں کہ ہمارے ہندو بھائی چوہڑوں کو بھی شدھ کرینگے آج یہ بات ہنسی اور ناقابل عمل نظر آتی ہوگی مگر زمانہ اس کا ثبوت واقعات سے دیگا۔ کیونکہ چوہڑوں کی دلجوئی تو شروع ہو گئی ہے اور پہلے ان کا نام چوہڑوں سے بدل کر والمیکی رکھنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اخبار ہندوستان کی تازہ اشاعت میں ایک نوٹ کے ذریعہ اسے ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان ہرگز اصرار نہیں کرتا

کہ ان لوگوں کو ان کی مرضی کے خلاف چوہڑے سے پکارے۔ اگر یہ لوگ جگہ جگہ والمیکی سبھائیں قائم کرکے اپنے کاروبار اور بیوہار میں صفائی اور دیانت داری کا عملی اظہار شروع کر دیں تو کسی کو اسبات میں اعتراض نہونا چاہئے کہ اُن کو آئندہ چوہڑے کی بجائے والمیکی نام سے یاد کیا جاوے"۔ یہ لوٹ اس بیداری کی تحریک کا آغاز ہے۔ جو ہمارے ہندو بھائی اپنی قوم کے اس ذلیل جزو کو کار آمد بنانے کے لئے ان میں کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ قوم کس طرح اُٹھائی جائیگی یسوعی لوگوں نے چوہڑوں کے ایک بڑے حصّہ کو جذب کر لیا ہے اور باقی کی حفاظت کے لئے والمیکی سبھائیں قائم ہونا چاہتی ہیں۔ ہندو تو چوہڑوں اور ڈوموں تک کو اُٹھانے کو آمادہ ہیں اور ہم ہیں کہ اپنی ذات پرستی اور **استخواں فروشی** کے نشہ میں سرشار ہیں اور ہم چو ما دیگرے نیست کہکر ان لوگوں سے بات تک بھی کرنا نہیں چاہتے جنکو اپنے ذہن میں **رذیل** سمجھتے ہیں آہ! ؎

جس دین نے دل غیروں کے آ کے تھے ملائے
اس دین میں بھائی سے اب بھائی جدا ہے

دارالسلطنت ہند اور احمدی اخبار

جب سے **دہلی** ہندوستان کا دارالسلطنت قرار پایا ہے مختلف قوموں نے اسبات کی کوشش کی ہے کہ وہاں سے ان کے جرائد شائع ہوں تاکہ وہ اپنے قومی حقوق کی حفاظت کرنے کی کوشش کریں اور گورنمنٹ ہند پر اپنی قومی **ضرورتوں** کا جن میں گورنمنٹ کا ہاتھ کام کر سکتا ہے اظہار کرتے رہیں۔ **مسلمانوں** کا مشہور پولٹیکل پرچہ **کامریڈ** دہلی پہنچگیا ہے اور عنقریب اسی دفتر سے ایک **روزانہ اخبار** اردو میں بھی **شائع** ہونے لگیگا جس کی ایڈیٹری کے لئے مولانا **شرر** ایسا قابل اور فہیم جناب نویس منتخب کیا گیا ہے **آریوں** نے بھی اپنے **لیڈنگ پیپر** ست دھرم پرچارک کو گروکل جیسی جگہ سے منتقل کرکے دہلی پہنچا دیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسی دفتر سے ایک **اردو اخبار** بھی شائع ہوگا۔ ایسا ہی عام ہندو صاحبان کی طرف سے **کھوسلہ برادرز** ایک شاندار **روزانہ** کے اجرا کی فکر میں ہیں۔ دوسرے اخبارات بھی اپنے ہیڈکوارٹر تبدیل کرنے کی فکر میں ہیں۔ فی الحقیقت **دارالسلطنت سے اخبارات** کی کثرت اشاعت مفید اور ضروری چیز ہے۔ ہماری **قومی** ضرورتوں کے اظہار کے لئے بھی **دہلی** سے ایک **اخبار** کی ضرورت ہے مگر اس کے لئے ہمیں کسی جدید کوشش کی حاجت نہیں ہمارا ایک اخبار **الحق** پہلے سے وہاں موجود ہے اور وہ ایک قابل قدر پرچہ ہے۔ اگر ہماری جماعت اس اخبار کے دائرہ اشاعت کو بڑھانے میں سعی کرے تو وہ ایک مخصوص پرچہ دہلی سے سلسلہ کی مفید خدمت کرنے کے لئے اور بھی قابل ہوسکیگا۔

وباللہ التوفیق

احمدی خاتون

احمدی خاتون کا پہلا پرچہ چار سو چھاپا گیا ہے اور کسی کو بھی بدوں وصولی قیمت بھیجنے کی کوشش نہیں کی گئی رسالہ کے متعلق حوصلہ **افزا** خطوط آرہے ہیں اور بعض مفید مشورے اس کی ترتیب وغیرہ کے مل رہے ہیں ایک دوست نے **نام** کے متعلق بھی اصلاح کا مشورہ دیا ہے۔ میں ابھی کچھ عرض نہیں کرتا کہ ان امور کے متعلق کیا عملدرآمد ہوگا۔ میری کوشش خدا تعالیٰ کے فضل و تائید سے یہ ہوگی کہ میں اس رسالہ کو مستورات کے لئے ایک مفید اور کار آمد **مشیر** بنا سکوں جو تبدیلیاں اور ترقیاں رسالہ کی **ترتیب** مضامین اور اس کی ظاہری حالت کے متعلق ہونگی وہ انشاء اللہ اس کے ہر آئیوالے نمبر کے مطالعہ سے ہی معلوم ہوسکینگی۔

بعض احباب نے لکھا ہے کہ ان کے گھروں میں پڑھی ہوئی مستورات نہیں اس لئے رسالہ انھیں کیا مفید ہوگا۔ یہ خیال درست نہیں **احمدی خاتون** کا اجرا ہی تعلیمی مذاق پیدا کرنے کے لئے ہوا ہے میں نے دیکھا کہ جب ستیہ دھرم پرچارک آریہ اخبار اردو سے ہندی کر دیا گیا تو اس کے ناظرین میں سے جماعت کثیر نے اس کے لئے ہندی پڑھنی شروع کر دی تو کیا **احمدی خاتون** کیلئے ہماری **احمدی بہنیں اردو** پڑھنے کی کوشش نکرینگی **احمدی خاتون** ہر گھر میں پڑھا جانا چاہئے۔ اگر عورتیں نہیں پڑھ سکتیں تو جب تک وہ اس قابل ہوں انھیں پڑھکر سنائیں۔ پھر انھیں خود پڑھنے کا شوق پیدا ہوسکیگا۔ اس رسالہ کی قیمت ۱ روپیہ سالانہ ہے جو پیشگی پہنچنی چاہئے اور بدون وصول قیمت کسی کے نام جاری نہیں کیا جائیگا

وباللہ التوفیق

ایک اخلاقی جنگ

کچھ عرصہ سے مختلف شہروں میں بدکاری کے خلاف ایک اخلاقی جنگ شروع ہو رہی ہے اور اس کی ابتدا لاہور سے ہوئی جبکہ انارکلی بازار سے بدکار عورتوں کو میونسپل کمیٹی نے نکالدیا اس کی تقلید مختلف شہروں میں ہو رہی ہے۔ دوسری طرف جو بدکار اور پیشہ ور عورتیں ہندوستان سے باہر سے آتی ہیں ان کے خلاف ایک قانون زیر تجویز ہے ان آثار کو دیکھکر ہر شخص جو دنیا میں پاکیزگی اور عفت کے پھیلانیکا خواہشمند ہے خوش ہوتا ہے اور ان آثار کو مبارک سمجھتا ہے مگر اس جدوجہد اور اخلاقی جنگ میں بڑے استقلال کی ضرورت ہے۔ اگر بدکار عورتوں کے متعلق قانونی قیود میں اضافہ کیا جاوے تو بڑھتی ہوئی دلیری اور جرات رک جاوے۔ اور عام آزادی نے جو نقصان پہنچایا ہے اس سے ایک حد تک مخلصی ہوجاوے۔ دوسری طرف اسبات کی بھی ضرورت ہے کہ ان عصمت فروش لوگوں کو بد کاری کی عقوبت اور سزا سے مذہبی رنگ میں ڈرایا جاوے اور انھیں نیکی اور پاکیزگی کی طرف متوجہ کیا جاوے بہرحال یہ جنگ ص

ص ایک مبارک جنگ ہے۔ اور اس کے ذریعہ نوجوانوں کے چال چلن پر اچھا اثر پڑنے کی توقع ہے۔ ہاں یہ صرف سیاہ کار عورتوں کے اڈے بدل دینے سے ہی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ ایسی عورتوں کو شہر میں کوئی

اس عالمگیر مصیبت سے فائدہ اٹھاؤ

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

اسلامی دنیا آج جس عالمگیر مصیبت میں مبتلا ہے وہ کوئی مخفی امر یا راز کی بات نہیں۔ دنیا کے ہر حصہ میں جہاں مسلمان موجود ہیں خواہ وہ رعایا ہیں یا حکمران کسی نہ کسی آفت اور دکھ میں مبتلا ہیں اور اکیلی اسلامی سلطنت **ٹرکی** تو آج بتیس۳۲ دانتوں میں زبان ہو رہی ہے۔ مراکش وغیرہ پہلے ہی ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ **طرابلس** بھی سردست ہاتھ سے گیا **ایران** ویران ہو چکا۔

اگرچہ ان مصیبتوں کو سہتے سہتے ہم عادی ہو گئے ہیں اور اب کوئی مصیبت شاید کوئی مصیبت ہی معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی ٹرکی کے خلاف جو **جنگ اخراب** شروع ہوئی ہے اور اس جنگ کو صلیبی لڑائیوں کا سا رنگ دیا جا رہا ہے اس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ **مسلمانان عالم** کو ایک سخت **خطرہ** کے مقابلہ کے لئے طیار ہونا پڑیگا

میں اس جنگ کی **نوعیت** یا اس کے متعلق مسلمانوں کے فرائض کا ذکر اس جگہ نہیں کرنا چاہتا۔ گذشتہ اشاعت میں مختصراً میں نے بتا دیا تھا کہ مالی امداد کے علاوہ دعاؤں سے ہمیں اپنے ان بھائیوں کی تائید کرنی چاہئے جو ملک و قوم کے لئے اخراب سے لڑنے پر مجبور ہوئے ہیں اور ہمیں **گورنمنٹ برطانیہ** کے ماتحت کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے۔ جس کے لئے قانون سلطنت اور قانون الٰہی ہم سے مواخذہ کرے۔

اس سے زیادہ لوگوں کے جذبات کو ابھارنا اور ان سے اپیل کرنا میری اپنی سمجھ کے موافق غیر ضروری ہے ہاں ایک خاص بات ہے جس کی طرف میں الحکم کے ذریعہ اپنے ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اس امر پر غور کرنا ضروری ہے کہ ان مصیبتوں اور تکلیفوں کی اصل جڑ کیا ہے؟ کیا وہ خدا جس نے وعدہ فرمایا تھا **انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون** ہم نے ہی الذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں آج اسلام کی حفاظت کو چھوڑ رہا ہے؟ اور وہ پسند کرتا ہے کہ اس دین کو جسے اس نے اپنے لئے پسند کیا اور برگزیدہ کیا دشمنوں کے ہاتھوں تباہ ہونے کو چھوڑ رہا ہے؟

وہ قوم اور **اُمت** جس کو اس نے خیر اُمۃ کہا تھا جس کو اشداء علی الکفار بنایا تھا آج ایسی ذلیل ہو چکی ہے کہ **کفار** اس کا نام و نشان مٹا دیں وہ قومیں جو ایک بیکس انسان کو خدا بنا رہی ہیں انہیں پکڑ کر ہلاک کر دیں؟ اگر نفس الامر میں ایسا ہی ہو رہا ہے تو پھر نعوذ باللہ قرآن مجید کی حقیت میں شک واقع ہوگا۔ حالانکہ اس کی شان ہے

لاریب فیہ

مگر میرے دوستو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد درست اور **قرآن مجید** کی حقانیت بے شبہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے **دین** کا **ناصر و حافظ** اور اپنی برگزیدہ **قوم کا حامی** ہے ہاں اس کے لئے ایک شرط ہے کہ

تم اس کی قوم بنو

جب تم اس **اُمت** اور **قوم** میں داخل ہو جاؤ گے تو تم سے بھی وہی خوارق اور اعجاز ظاہر ہونگے جو اس قوم سے ہوئے جنہوں نے خدا تعالیٰ سے رضی اللہ عنہ و **رضوا عنہ** کی آواز سنی جبکہ ایک وحشی اور دنیا میں کس مپرس قوم خدا تعالیٰ کی ہدایتوں پر عمل کر کے دُنیا میں تہذیب و شرافت کی بانی اور **حکومت** کی جائز حقدار ہو سکتی ہے۔ تو پھر تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ کی ان ہدایتوں کی موجودگی میں تم سے وہ ساری نعمتیں چھن جائیں یہ ناممکن اور امر محال ہے۔ ہاں جب تم ان ہدایتوں کو پس پشت ڈال دو اور اپنی مرضی اور ہوا کو مقدم کر لو تو پھر قانون الٰہی یہی ہے کہ تم سے **نصرت** اور **تائید** چھین لیجائے تائید اور نصرت الٰہی کے لئے سنت اللہ اسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ انسان **مومن** ہو اور مومن بھی ایسا ہو کہ **رسولوں کی معیت** اختیار کرے۔ جیسا کہ فرمایا۔

انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا

پس جب تک وہ کامل **ایمان** اور **معیت الرسل** تمہیں حاصل نہیں تم اس **نصرت یزدانی** کو جذب کرنے کی **اہلیت** اور قابلیت نہیں پا سکتے؟ اسی ایک راز کے نہ سمجھنے سے تم ذلیل ہو رہے ہو تمہاری نظروں میں **مغربی اصول** ترقی قوم کے لئے رہنما اور استاد کا کام دے رہے ہیں۔ حالانکہ ان مغربی **اصولوں** کی حقیقت **قرآن کریم** میں موجود ہے۔

قرآن کریم کو قوم نے عملی رنگ میں چھوڑ دیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے

اس قوم کو ترک کر دیا

اور قرآن مجید کے ہی بیان کردہ اصل کے موافق

من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکًا فی الحیٰوۃ الدنیا۔

قرآن کریم سے اعراض کرنے والے **مفلسی** اور **قلاشی** کا شکار ہو گئے۔ اور وہ **فلاح** دو جہاں کا مومنین کے ساتھ وعدہ تھا اور جسکو صحابہ نے حاصل کر کے دکھا دیا اس سے یہ محروم ہو گئے۔

اس محرومی اور بے کسی پر اگر یہ ایسی مجرب اور بیخطا **علاج** کی طرف توجہ کرتے تو بہت کچھ مفید اور موثر ثابت ہوتا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس مصیبت کے وقت بھی ان کی نظریں ان زمینی **باتوں** کیطرف

فیوضات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(حدثنا امیر المومنین)

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء ایک اخشی اللّٰہ عالم میں نے دیکھا ہے۔ ایک مخالف اسلام کے بعض اعتراضوں کے بارے میں میں نے حضور میں عرض کیا کہ ان کے جواب کے متعلق موجودہ صورت میں مجھے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان اعتراضوں کا ذکر ہی نہ کروں اور اگر کروں تو الزامی جواب دیدوں۔ یہ سن کر آپ کو جوش آگیا۔ فرمایا جس بات پر تمھیں خود اطمینان نہیں اسے دوسروں کو منواتے ہو؟ مومن ایسا ہرگز نہیں کرتا۔ یہ کلمات طیبات سنکر مجھے یقین ہوگیا کہ یہ بزرگ بڑی خشیت الٰہی رکھنے والا ہے اور کوئی بات نہیں کہتا جس کا خود اسے یقین نہیں۔ اس بزرگ کا نام **مرزا** غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کونوا مع الصادقین دوسرا فائدہ میں نے آپ کی صحبت میں یہ اٹھایا کہ دُنیا کی محبت مجھ پر بالکل سرد پڑگئی۔ کوئی ہو مخالف یا موافق میرے تمام کاروبار اور تعلقات کو دیکھے کیا مجھ میں ذرہ بھر بھی حبّ دنیا باقی ہے یہ سب مرزا کی قوت قدسیہ اور فیض صحبت سے حاصل ہوا۔ یہ تو مشہور ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ پس میں نے مرزا کی صحبت سے وہ فائدہ حاصل کیا۔ جو تمام تعلیمات الٰہیہ کا منشا ہے اور ذریعہ نجات اور اسی دنیا میں بہشتی زندگی۔

ویعفوا عن کثیر ایک شخص سے کسی نے کہدیا تم جھوٹ بولتے ہو اس پر وہ بہت ہی طیش میں آگیا۔ اور سخت سست کہنے لگا۔ اس کی آواز حضور علیہ السلام کے گوش مبارک تک پہنچ گئی۔ فرمانے لگے کیا اس شخص نے اپنی عمر بھر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا جو یہ اس قدر غیظ و غضب میں آرہا ہے۔ اتنی مدت خدا تعالیٰ نے ستاری سے کام لیا۔ اگر ایک بار کسی کی زبان سے جھوٹا کہلوا دیا تو اسے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے تھی۔ اور خدا کے حضور شرمسار ہونا تھا نہ یہ کہ شور ڈال دیا۔

واتقوا اللّٰہ تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ تمام نیکیوں کا جامع یہ مبارک کلمہ ہے کہ اتقوا اللّٰہ۔ ایک دفعہ حضور انور سے ایک مخلص نے عرض کیا کہ مجھے ایک ہی نصیحت ایسی دیدیں جس سے میری دنیا و دین سنور جائے۔ اور میں لوٹا پلانے والوں میں سے ہوں فرمایا

"خدا سے ڈر اور سب کچھ کر"

یہ حضور ہی کے الفاظ ہیں جو مجھے یاد ہیں۔

المومن ینظر بنور اللّٰہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ موجودہ مادی ترقی اور کالجوں کی تعلیم اور اس کا اثر دیکھ دیکھ کر خیال آتا ہے کہ دین کی طرف توجہ کب ہوگی۔ فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے پہلی رات کا چاند سب کو نظر نہیں آیا کرتا۔

نبی کو جو فراست دیجاتی ہے وہ دوسروں کو نہیں دی جاتی حضور نے جب میری بیعت لی تو میرا ہاتھ پہنچے سے پکڑا۔ حالانکہ دوسروں کے ہاتھ اس طرح پکڑتے جیسے مصافحہ کیا جاتا ہے۔ پھر مجھ سے دیر تک بیعت لیتے رہے۔ اور تمام شرائط بیعت کو پڑھوا کر اقرار لیا۔ اس خصوصیت کا علم مجھے اس وقت نہیں ہوا مگر اب یہ بات کھل گئی

فاعتبروا یا اولی الابصار مومن کو چاہئے کہ عبرت پکڑے اور ہر ایک واقعہ سے جو دیکھے کوئی نہ کوئی نصیحت حاصل کرے۔ ایک دفعہ حضرت اقدس کے مکان کے نزدیک رنڈی کا ناچ ہو رہا تھا۔ آپ نے آدمی بھیجکر دریافت کیا کہ یہ کیا لیتی ہے۔ معلوم ہوا پانچ روپے۔ فرمایا میں (مسیح موعود) نے وہ رات سجدہ ہی میں گذار دی۔ جوں جوں اس کی آواز پہنچتی میں ندامت سے دبا جاتا۔ کہ اللّٰہ اللّٰہ ایک پانچ روپے سے حقیر رقم لیکر یہ عورت کو ساری رات کھڑی ہے۔ اور ہم جو اپنے مولیٰ کے ہزارہا نعمتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور ہر وقت اس کے احسان اور انعامات کی بارش ہوتی رہتی ہے ایسے غافل ہوں (تشحیذ الاذہان)

درخواست تعطیل جمعہ کے متعلق

ہمارا فرض

تعطیل جمعہ کے متعلق جس تحریک کی تجدید حضرت امیر المومنین نے کی تھی وہ بالآخر وائسرائے کی کونسل تک جا پہنچی ہے۔ چنانچہ کونسل میں اب اس کے متعلق سوال پوچھا جا چکا ہے۔ اب جس امر کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ مختلف **انجمنیں** باقاعدہ اس تحریک کی تائید کریں۔ ہندوستان میں کشمیر سے لیکر راس کماری تک اور رنگون سے لیکر پشاور تک ہر جگہ کی اسلامی انجمن کا فرض ہے کہ وہ **تعطیل جمعہ** کے متعلق اپنے جلسوں میں باقاعدہ ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ ہند کو بھیجدیں احمدی انجمنیں جو جگہ بجگہ قائم ہیں انھیں بھی مناسب ہے کہ وہ اس قسم کے جلسے کر کے گورنمنٹ ہند میں تحریک کریں کہ جمعہ کیلئے کم از کم دو تین گھنٹہ کی رخصت **عام** طور پر سرکاری دفاتر اور تمام محکموں میں دیجایا کرے۔ تاکہ مسلمان **نماز جمعہ** کے ادا کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں ہمیں خدا کے فضل سے اُمید ہے کہ یہ تحریک اب منظور ہو جائیگی مسلم لیگ اور بعض دوسری انجمنوں نے اس کے تائیدی ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ دوسرے خاموش رہیں۔ اس لئے تمام انجمنوں کا یہ **فرض** ہے کہ وہ اس **دینی** تحریک میں پورا زور لگائیں۔ گورنمنٹ ہند اگر **عام** خواہش کو محسوس کریگی تو وہ **اس سوال** تعطیل کو حل کر دینے کو طیار ہے

سے ترقی کی اور جن اصولوں نے انھیں ہر قسم کی زنجیروں اور **غلامی** کے اغلال سے نجات دلائی آج بھی وہی تمہارے رہنما اور **گرہ کشا** ہو سکتے ہیں ان کو چھوڑ کر تم ساری دنیا کی حکومت بھی لے لو تو تم محتاج اور **ذلیل** ہی رہوگے۔ اور ان مصائب کا دامن دراز ہی ہوتا جائیگا یہانتک کہ

فنا کا ہاتھ تمھیں مٹا ڈالے

پس **عبرت** کا مقام ہے۔ **اٹھو اور سنبھلو** شور و بکا کچھ کام نہیں آئیگا یہ مصیبت تمھارے لئے

بیداری کا فرشتہ ہو سکتی ہے اگر

تم اس کے ذریعہ اصل مقصد کو پالو

جاوا کے مسلمان

ایک جاوی مسلمان کا بیان

عبدالواحد بن عبداللہ نامی ایک طالبعلم نے جامع ازہر (مصر) کے رواق جاویین سے "الموید" (قاہرہ) کو لکھا ہے کہ :-

"ملک جاوا کئی جزیروں سے مرکب ہے اس کے شمال میں بحر چین ہے۔ جنوب و مغرب میں بحر ہند اور مشرق میں محیط کاہل حائل ہے۔ ان جزائر میں سب سے بڑا بورنیو ہے اس کے بعد صوبہ مطرا پھر جاوا اور پھر سلیس ان کے گرد اور بھی چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔ لیکن گائنا جدید انہیں شامل نہیں ہے۔ کیونکہ گو وہ طول میں بمقدار ۱۴۲ درجے کے ہولنڈ کے زیر حکومت ہے (جس کے زیر حکومت خود ملک جاوا بھی ہے۔ تاہم جاوا اور گائنا کے باشندوں کی جنسیں مختلف ہیں سوائے چند چھوٹے چھوٹے مقامات کے (جیسے راس الملایک و شمالی بورنیو جو انگریزوں کے قبضہ میں ہیں اور شرقی شمالی تیمور جہاں پرتگال کی حکومت ہے) باقی تمام جاوا ہالینڈ کی نوآبادی میں داخل کر باشندگان جاوا کی تعداد تقریباً چار کروڑ ہے یہ لوگ مختلف الادیان ہیں۔ لیکن ان کا اکثر حصہ مسلمان ہیں۔ دیگر مذاہب بت پرستی اور مجوسیت ہیں۔ باشندگان جاوا علوم دین و دنیا میں نہایت پس افتادہ ہیں صنعت اور دیگر وسائل ترقی سے محض ناواقف ہیں۔ علم کی جانب اُن کو بہت کم رغبت ہے اور سوائے اپنی زبان میں کچھ لکھ پڑھ لینے کے اور زبان انکو بہت کم آتی ہے۔ اور یہ تعلیم بھی انکو اپنی حکومت کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ افسوس کی یہ بات ہے کہ وہاں خاص جاوا یا باہر کا کوئی عالم نہیں ہے جو ان کو امور دینیہ سے آگاہ کرے۔ حال میں ایک ہمدرد نے ایک مدرسہ قائم کرنے کی حکومت (ہالنڈ) سے اجازت حاصل کی تھی جو حاصل ہو گئی تھی۔ باشندگان جاوا کے امراض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کسی چیز پر اتفاق و اتحاد نہیں کر سکتے۔ یہ اُن کا گویا موروثی مرض ہے اور یہی جاوا میں ہالنڈ کے داخل ہونیکا سبب ہوا۔ کیونکہ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ میں بادشاہ بنجاؤں۔ میں اپنی قوم کی مذمت نہیں کرتا بلکہ حقیقت حال عرض کرتا ہوں میں خوش ہوں کہ میرے ابنائے وطن میں سے تین نوجوان قاہرہ کے مدرسہ دعوۃ والارشاد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ وہ بیداری و اجتہاد کی جانب مائل ہیں اور عنایت ایزدی اور استاد رشید رضا کی توجہ سے ہمیں اُمید ہے کہ کل کو وہ اپنے وطن کو نور علم سے روشن کرنے اور اس کو گمراہی سے نکالنے میں ایک کار آمد ہاتھ ثابت ہونگے۔ ان کے علاوہ جاوا کے کچھ لوگ قاہرہ میں اور بھی ہیں جو ازہر شریف میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ہمارے وطن میں مسیحیوں کا بڑا زور ہے جو کامیابی کے ساتھ اپنے مذہب کی اشاعت کر رہے ہیں ہر شہر اور قریہ میں انھوں نے اشاعت دین کے لئے اپنے مدرسے کھول دیئے ہیں۔ اور لوگوں کی کثرت استعداد اور مسلمانوں میں کسی عالم یا مرشد دین کے نہونے سے اندیشہ ہے کہ مبادا مسلمان اپنے دین سے پھر جائیں۔ یہاں مسیحی دعاۃ یہ کرتے ہیں کہ جہاں موقعہ پاتے ہیں مسلمانوں سے مذہبی گفتگو کرتے ہیں۔ اور چونکہ مسلمان اپنے مذہب سے ناواقف ہیں اور اُن سے کوئی جواب نہیں بن پڑتا اس لئے نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان عیسائی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر یہ کہ جو لوگ یورپ کی تعلیم کے لئے جاتے ہیں چونکہ اُن کو اپنے دین کی کوئی تعلیم نہیں ہوتی اس لئے وہ عیسائی ہو کر واپس آتے ہیں۔ عیسائی مسلمانوں کو اپنے مذہب میں لانے کے لئے کثیر سالانہ رقمیں خرچ کرتے ہیں اور چونکہ مسلمان اپنے مذہب سے محض نابلد ہیں اور اُن کے پاس دعاۃ نہیں ہیں لہذا دیگر مذاہب کے لوگ ان کے مذہب میں نہیں آ رہے ہیں بلکہ وہ بھی عیسائی ہی ہوتے ہیں۔ آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو بیدار کرے اور جاوا میں ایسے لوگ پہنچیں جو وہاں کے مسلمانوں کو ان کی موجودہ حالت سے نکالیں ❖ (علی گڈھ گزٹ)

خوست میں فساد اور احمدی قوم

پایونیر کے سرحدی نامہ نگار نے ظاہر کیا ہے کہ وادی خوست اور اس کے ملحقہ علاقے کے اضلاع میں ہونت جو فساد کا مواد ہے وہ مذہبی جوش پر مبنی ہے پھر آگے چل کر وہ ظاہر کرتا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب کو چونکہ دربار کابل نے قادیانی فرقہ کی سچائی کے اظہار کے جرم میں قتل کر دیا تھا اب مرحوم سید کے مرید اپنے سلسلہ وعظ کو وسیع کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی لوگوں کو یہ **مشورہ** دے رہے ہیں کہ **امیر** کو مالیہ نہ دو جس پر لوگوں نے عمل کر لیا ہے۔ اس خبر نے پایہ تخت میں صورت تشویش پیدا کر دی ہے۔

یہ خلاصہ ہے پایونیر کے اس بیان کا جو اس نے اپنے سرحدی نامہ نگار کے بیان کی بناء پر وادی خوست کے

جا رہی ہیں جو کبھی **فلاح** کا باعث نہیں ہو سکتی ہیں۔ انسانی فطرت میں یہ امر داخل ہے کہ وہ مصیبت کے وقت خدا کی طرف رجوع کرتا اور اُسے ہی پکارتا ہے۔

پس کس قدر افسوس کا مقام ہوگا کہ اگر مسلمان اس **عالمگیر مصیبت** سے یہ سبق نہ لیں۔

لہذا ضرورت ہے کہ توجہ الی اللہ ہو۔ اور توجہ **الی اللہ** ناممکن ہے جب تک ایک **امام** کے نیچے کل قوم نہ ہو **قومی وحدت** اور **اخوت** کا یہی راز اور نسخہ ہے جس کو **اسلام** کی عملی شریعت **ہر زمانہ** میں دکھاتی ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمان اس سے غافل اور بے پروا ہیں۔ ان کی نظریں آج ان لیڈروں پر پڑ رہی ہیں جو روپیہ سنہری سامانوں سے بہرہ وافر رکھتے ہیں۔ حالانکہ ضرورت ہے ان **رہنماؤں** کی جو اللہ تعالیٰ کی طرف قوم کو متوجہ کر دیں۔

اگر خدا تمھارے ساتھ ہو تو پھر کل دُنیا تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ لیکن اگر خدا تمھارے ساتھ نہیں تو پھر کل دُنیا کی حشمت و شوکت بھی تمھارے کام نہیں آ سکتی۔

*

کیا جب مسلمانوں کی سلطنت کا سپین میں خاتمہ ہوا ہے کیا اسوقت ان کے پاس دُنیا کی حکومت اور شوکت نہ تھی؟ کیا آج جو سلطنتیں برباد ہو رہی ہیں وہ اس سے محروم تھیں نہیں ان کے ہاتھ میں سب کچھ تھا مگر جس بات نے انھیں **تباہ کیا** وہ ایک ہی امر تھا **کہ خدا سے صلح نہ تھی**

پس خدا سے صلح کرو تاکہ اس کے ملائکہ تمھاری نصرت اور تائید کے لئے آسمان سے اُتریں اور تمھیں بشارت دیں۔

خدا داری چہ غم داری

دنیا میں مصائب اور **تکالیف** کی آمد انسانی قلوب میں ایک انقلاب اور **تبتل الی اللہ** کا موجب ہوتی ہے اور قرآن مجید کا پُر غور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دنیا میں **خدا کے مامور** آتے ہیں تو دُنیا پر ان کی بعثت کے ساتھ مختلف قسم کے مصائب بھی نازل ہوا کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا

مَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

یعنی جب تک دنیا میں کوئی **مامور** مرسل نہیں آتا خدا تعالیٰ دنیا میں کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتا۔ اس کی بعثت سے جب اتمام حجت ہو جاتا ہے پھر اس کا انکار عذاب کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور اس عذاب سے غرض یہ ہوتی ہے تا قلوب میں رقت اور **تضرع** پیدا ہو۔ **وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ**

پس اگر ان مصیبتوں کو جو آج **اسلام** اور مسلمانوں پر آ رہی ہیں تم مصیبت اور عذاب سمجھتے ہو تو **سنو!** اس سے فائدہ اُٹھاؤ تمھارے قلوب میں رقت و خشیت پیدا ہو اور خدا تعالیٰ کے حضور تمھارے سر جھک جاویں۔ نہ صرف سر بلکہ **دل**۔

اس **مصیبت** سے تمہیں **امام الوقت** کی طرف توجہ ہو اور اس کے ذریعہ سے تم میں **وحدت** اور **اخوت** کی تجدید ہو۔

خدا تعالیٰ کے **مامور** کی آواز تمھیں پہنچی۔ مگر تم نے استہزا سے اسے سُنا اور بے پروائی سے ٹال دیا جن باتوں کا اس نے تم سے وعدہ کیا تھا آج تمھاری آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ تم دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔

مگر **سنو!** اور پھر **سنو!** خدا تعالیٰ نے **اسلام** کا بول بالا کرنا چاہا ہے اور اس نے پسند کیا کہ اسی زمانہ میں **اظہار الدین** ہو کر رہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کل انبیا کے **موعود**

مسیح موعود اور مہدی مسعود

کو بھیجا۔ تم نے اس کی آمد کے متعلق جو کچھ سمجھا تھا وہ وہ تمھارا خیالی مغالطہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی تائید اور نصرت سے بتا دیا کہ وہ **خلیفۃ اللہ فی الارض** اور **حجۃ اللہ علی الارض** ہے اس نے تمہیں وہ اصول تعلیم کئے جو **عزت** اور **کامیابی** کی زندگی بسر کرنے کے لئے قرآن کریم میں تعلیم کئے گئے تھے۔

اس کی بات نہ مان کر تم نے جو نقصان اس وقت اُٹھایا ہے وہ تم محسوس کر رہے ہو۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ابھی تک تمھاری نظریں کسی آنیوالے کا راہ دیکھ رہی ہیں۔

یہ انتظار تمھارے کسی کام نہیں آئیگا۔ تم اسی طرح انتظار میں گذر جاؤ گے جسطرح پہلے گذر چکے۔ آنیوالا آگیا۔ اور پہچاننے والوں نے اسے شناخت کیا۔

اگر تم اپنی فلاح چاہتے ہو اور ان مصیبتوں سے مخلصی کے خواستگار ہو تو اس کے پیچھے چلو وہ ایک **صراط مستقیم** دکھا کر اور اپنا **جانشین** چھوڑ کر اپنے **رفیق اعلیٰ** سے جا ملا اور اس کا خلیفہ

نور الدین

*

اب بھی تمھیں پکارتا۔ اور کہتا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی قوم بن کر مظفر و منصور بن جاؤ تو

دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ اور نیک بنو اور ایک بنو

اور کبھی وہ کہتا ہے کہ **خدا سے ڈرو اور سب کچھ کرو** یہ اصول ہیں جو تمھیں اخوت اور **وحدت** اور آزادی کا سبق دینگے۔ پس یہ تمھارے لئے **صلوٰۃ** اور **رحمۃ** کا موجب ہو جائینگی۔ اگر تم نے ان کی غرض اور غائت کو سمجھ کر **امام وقت کو شناخت** کر لیا۔ مسلمانوں کی **فلاح و فوز** کا راز دامن **امام** کے نیچے مخفی ہے اور اس گم شدہ **متاع** کا کلید بردار اسوقت **نور الدین** ہے۔ اس **دامن** سے وابستگی پیدا کرو اور اپنے متاع کو حاصل کرو۔

میں پھر تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ **مسلمانوں** نے جس راہ

امن اور سکون ہوگا

اگرچہ گورنمنٹ ہمارے سلسلہ کے حالات سے آگاہ ہے اور وہ جانتی ہے کہ ہماری جماعت کا کوئی فرد اس قسم کی تعلیم اور تذکیر نہیں کرسکتا جو کسی قسم کے **فساد یا بغاوت** کی طرف لیجاوے۔ بلکہ اس کے لئے اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہی یہ عہد کرنا پڑتا ہے کہ

"فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے"

تاہم رفع غلط فہمی کے لئے میں توجہ دلاتا ہوں کہ اس قسم کی بیہودہ اور دور از کار باتوں کو سلسلہ احمدیہ کے کسی فرد سے منسوب کرنا سخت غلطی ہے اس لئے ہم نحوست کی اماری جماعت کے **دامن** کو اس سے پاک ٹھہراتے ہیں۔ یہ محض دشمنوں کی شرارت اور غلط بیانی ہے اور پایونیر کے نامہ نگار کو اس خبر کی تحقیق میں سخت دھوکہ لگا ہے ؎

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت الحمد للہ اچھی ہے آجکل آپ کی توجہ **جماعت** کی اندرونی **اصلاح** کی طرف ایک خاص جوش کے ساتھ ہو رہی ہے یوں تو ہمیشہ آپ جماعت کے ہر فرد کو اپنی ذاتی اور شخصی اصلاح کی ہدایت اور نصیحت فرماتے ہیں مگر ان ایام میں خصوصاً ادھر متوجہ ہیں آپ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تمام افراد میں حسن معاملہ حسن معاشرۃ۔ اخوۃ ایک دوسرے کی ہمدردی اور مروۃ پیدا ہو۔

باہمی نزاعیں اگر ہوں اٹھ جائیں اور ونزعنا ما فی صدورھم من غل کا نقشہ نظر آجاوے

سستی اور کاہلی کو لوگ ترک کریں

ہر قسم کے اسراف اور خود غرضی سے لوگ پرہیز کریں **حقوق العباد** کی کامل نگہداشت اور اپنے نفوس کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور حقوق اللہ کی قدر کریں۔

غرض آپ جماعت کو تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ مقام پر دیکھنا اور لیجانا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے آپ **نوحی دعوت** پر عملدرآمد کر رہے ہیں "**رات دن** قوم کو آگاہ اور متنبہ کرتے رہتے" ہیں۔ گذشتہ جمعہ کو سورہ **نوح** کی ابتدائی آیات پر آپ نے خطبہ پڑھا اور اپنے آئینہ میں قوم کی حالت مشاہدہ کرا کے بتایا کہ **استغفار** اور **توجہ الی اللہ** سے کام لو **نوح** نے اپنی قوم کو عذاب سے پہلے ڈرایا تھا۔ میں بھی تمھیں ڈراتا ہوں اپنی اصلاح کرو **نوح** کی قوم نے اس **دعوت** الی الحق کی قدر نہیں کی تو اس کا نتیجہ جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ ایسا نہو اس دعوت کو بے پروائی سے سننے کا بدلہ تم کو بھگتنا پڑے چونکہ اول مخاطب آپ کی قادیان کی جماعت تھی اور ہے اس لئے انھیں ان کی کمزوریوں سے مطلع کیا اور جو جو فروگذاشتیں مہاجرین قادیان سے ہوئی تھیں ان پر انھیں متنبہ کر کے ترقی کرنے کی ہدایت فرمائی

بہرحال آپ کی توجہ اسطرف مبذول ہے کہ یہ جماعت

حزب اللہ اور اہل اللہ کی جماعت ہو

خدا کرے کہ آپ کی یہ پاک اغراض ہمارے ذریعہ پوری ہوں اور ہم ہی وہ جماعت ہوں جو ہمارا امام چاہتا ہے کہ وہ خدا کی رضا کے نیچے اپنی گردنیں رکھدینے والی ہو۔ اور وہ **مصلحین** کی جماعت ہو آمین

۲۔ خواجہ صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک خط لکھا ہے جس میں خواجہ صاحب کو دعاؤں کی کثرت کی طرف توجہ دلائی ہے اور تاکید کی ہے کہ وہ

کالج میں داخل ہوجائیں

۳۔ حضرت **صاحبزادہ** صاحب کا کوئی خط یا تار پورٹ سعید ہی سے آئیگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کا حامی و حافظ ہو آمین

۴۔ **مدرسۃ البنات** کی طرف سکرٹری صاحب صدر انجمن کو میں نے توجہ دلائی ہے اور انھوں نے توجہ کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ **مدرسۃ البنات** کا انتظام تعلیمی امور سے دلچسپی رکھنے والی خواتین کے سپرد کر دیا جائیگا اور اسطرح مدرسہ کے ساتھ نہ صرف دلچسپی بڑھ جائیگی بلکہ اس کی حالت عمدہ ہو سکیگی و باللہ التوفیق۔

اسوقت محترمہ **سکینۃ النساء** قاضی اکمل صاحب کی اہلیہ مدرسہ کی انچارج ہیں جو اپنی قابلیت اور ذہانت کیوجہ سے قادیان ہی میں نہیں بلکہ اخبار خواں خواتین میں عزت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

مدرسہ کے نصاب کیطرف بھی توجہ بکار ہے اور اس جدید انتظام میں خدا کے فضل سے امید ہے کہ ان تمام امور کیطرف توجہ ہو جائیگی جنکی طرف میں نے وقتاً فوقتاً توجہ دلائی تھی میں سمجھتا ہوں کہ وقت آرہا ہے کہ ہماری لڑکیوں کا مدرسہ بہترین مدرسہ ہو۔

۵۔ بہشتی مقبرہ اور تعمیر کا کام شروع ہے اور خوب زور سے شروع ہے۔ روپیہ کی ضرورت ہے۔

(۶) ۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور **ٹاٹاوہ** کی انجمن ہدایت الاسلام کے جلسہ سے واپس آگئے۔ وہاں ان کے لیکچروں نے آریوں میں کھلبلی اور نانک پنتھیوں میں دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ مفصل پھر۔

(۷) ۔ حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات کی دوسری جلد جس میں **آریوں**۔ ہندوؤں اور برہموؤں وغیرہ کے نام خطوط ہیں عنقریب شائع ہونیوالی ہے۔

فساد کے اندیشہ کے متعلق شائع کیا۔ **پالونیر** کے اس بیان میں ایک غلط بیانی کی گئی ہے جس سے ہمارے **سلسلہ احمدیہ** پر ضمنی حملہ ہوتا ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی اصلاح کروں۔

پالونیر کا نامہ نگار ظاہر کرتا ہے کہ سید عبداللطیف مرحوم کے مریدوں نے امیر المعظم کو بالیہ ندیسہ کا وعظ کیا ہے یہ روایت سراسر **غلط** اور **اتہام** ہے احمدی قوم پر اس میں شبہ نہیں کہ **صاحبزادہ عبداللطیف** صاحب شہید کو سنگسار کرنے میں نہایت بیدردی اور دور از انصاف کارروائی کا نمونہ دکھایا گیا بحالیکہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب افغانی لوگوں میں یہ وعظ کرتے تھے کہ **سلطنت برطانیہ** نے مسلمانوں کو بڑے بڑے آرام دیئے ہیں اور **ہندوستان** کے مسلمان انگریزی سلطنت کے سایہ میں نہایت امن اور آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اس لئے جو لوگ ایسے محسن اور نفع رساں گورنمنٹ کے خلاف **جہاد** کو غلط معنوں میں استعمال کر کے آئے دن سرحدی چوکیوں پر حملے کرتے اور غازی کہلاتے ہیں یہ دیوانگی اور سراسر خلاف اسلام ہے۔ چونکہ افغانستان کے قبائل **انگریزوں** یا دوسرے کافروں کو مار ڈالنا کار ثواب سمجھتے تھے اور صاحبزادہ صاحب اس سے منع کرتے تھے انھوں نے امیر کو ان کے خلاف بھڑکا کر سنگسار کرا دیا۔

صاحبزادہ **عبداللطیف** شہید نے **اظہار حق** کو چھوڑا اور جان دیدینا آسان سمجھا۔ مگر باوجودیکہ ان کی جماعت پچاس ہزار سے زیادہ کابل اور خوست میں پھیلی ہوئی تھی انھوں نے نہایت صبر اور حوصلہ کے ساتھ اپنے **استاد** اور **مرشد** کے اس جانگداز واقعہ کو دیکھا۔ وہ وقت تھا اگر وہ چاہتے فساد کرتے مگر چونکہ جب صاحبزادہ صاحب **سلسلہ** عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے تو ان کی ساری جماعت اسی **سلسلہ** میں شامل ہوگئی اور **سلسلہ عالیہ** احمدیہ کبھی یہ تعلیم نہیں دیتا کہ کسی قسم کی **بغاوت** کی راہ اختیار کیجاوے۔ اسلئے ان لوگوں کو اس **سلسلہ** میں شامل ہونے کیوجہ سے یہ جرأت ہی نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنے **بادشاہ وقت** کے خلاف ذرا بھی جوش کا اظہار کریں۔

اسوقت جبکہ ان کا جان سے زیادہ عزیز استاد سنگسار کیا جاتا تھا انھوں نے کسی قسم کے جوش کا اظہار نہ کیا۔ جب صاحبزادہ مرحوم کے بچوں کو زیر حراست کر لیا گیا اور ان کی جائداد ضبط کر لی تو اسوقت جو قدرتی جوش کا وقت تھا وہ خاموش رہے تو اب ان سے ایسی حرکت کا منسوب کرنا ہمارے سلسلہ کی **صریح ہتک** ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ امیر نے صاحبزادہ عبداللطیف کے سنگسار کرنے میں **جلد بازی** اور عیر مآل اندیشی سے کام لیا اور ملانوں کے اثر کے نیچے اس نے ایک **معصوم** سید کی جان لی۔ اس کے متعلق جب امیر صاحب ہند میں آئے تو ہم نے اپنے اخبارات کے ذریعہ انھیں ان کی اس پولیٹکل اور مذہبی غلطی سے آگاہ کیا۔

مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ہماری قوم ان کے ماتحت کوئی ایسی حرکت کرے جو **سلسلہ** کی ابتدائی ہی تعلیم کے خلاف ہو **بغاوت** کی راہوں سے بچنے کا عہد شرائط بیعت میں داخل ہے پھر نا ممکن ہے کہ **احمدی ایسا خیال بھی کر سکے**۔

اور نہ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ لوگ وقتاً فوقتاً یہاں آتے اور ہر مرتبہ اپنے دلوں میں یہ یقین لیکر جاتے ہیں کہ **بادشاہ وقت** کی اطاعت اس سلسلہ کی تعلیم کا جزو اعظم ہے۔ خواہ وہ بادشاہ ہمارے مذہب کا بھی نہو۔

ہاں یہ بھی سچ ہے کہ **گورنمنٹ برطانیہ** کے برکات کو دیکھ کر اور اس مذہبی آزادی کو پا کر جو یہاں ہر شخص کو حاصل ہے وہ اپنے **ہاں** کی نیتوں اور پابندیوں کو شدید سمجھتے ہیں اور **گورنمنٹ برطانیہ** کے احسانات کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ وہ اپنی سلطنت کے خلاف کوئی باغیانہ تحریک کریں۔ ایسے لوگ قطعاً اس سلسلہ میں نہیں رہ سکتے۔

پس **پالونیر** کے سرحدی نامہ نگار نے سخت غلطی اٹھائی اور غلط فہمی پھیلائی ہے۔ سلطنت افغانستان میں ایک کثیر جماعت اس سلسلہ کی مختلف حصص میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور وہ خدا کے فضل اور اسی سلسلہ کی عام تعلیم کیوجہ سے **امن جو اور امن لپسند جماعت** ہے ہمیشہ ان میں سے اکثر لوگ یہاں آتے اور قرآن مجید پڑھتے اور تازہ بتازہ یہ نصائح لیکر جاتے ہیں کہ

بادشاہ وقت کی اطاعت کرو

اور یہ اطاعت **مذہبی احکام** کے نیچے ہے۔ پس **پالونیر کی خبر محض غلط** یا کم از کم غلط ذریعوں پر مبنی ہے آئندہ ایسی خبروں سے احتیاط چاہیئے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہماری جماعت جو وہاں رہتی ہے وہ دیوانہ **سرحدیوں** کو جہاد کے **غلط مفہوم** سے ضرور آگاہ کرتی رہتی ہے اور انھیں بتاتی رہتی ہے کہ تمہاری یہ سرحدی چھیڑ چھاڑ اور ڈاکہ زنی خدا تعالیٰ کے حضور سخت گناہ اور نافرمانی ہے۔ اور تم نے جو بے **گناہوں** کے قتل کرنے کے فعل کا نام **غازی پن** رکھا ہے یہ سراسر بیہودہ اور **حماقت** ہے۔

ہاں وہ یہ بھی تعلیم دیتے ہیں اور اس کی اشاعت کرتے ہیں کہ کوئی ایسا **مہدی** آنیوالا نہیں جو دنیا میں آکر **مذہب کے نام سے تلوار چلائیگا**۔ اور زمین پر خون کی ندیاں بہائیگا۔ ایسے **خونی مہدی** کی **اسلام** کو کوئی ضرورت نہیں اور نہ کوئی ایسا **مسیح** آسمان سے اتریگا جو اس خونریزی میں اس کا معاون ہو۔ یہ باتیں غلط اور سراسر خیالی ہیں۔

ان کی حقیقت سے تم ناواقف ہو آنے والا مسیح اور مہدی آچکا اور وہ **شہزادہ امن** کی حیثیت سے آیا اس نے **صلح کا سفید جھنڈا** بلند کر دیا ہے۔ یہ ایسی پاک تعلیم ہے جس سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور جس جس قدر مسلمان اس تعلیم پر عمل کرتے جائینگے اور اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائینگے خدا کے فضل سے اسی قدر

احمدی قوم توجہ کرے

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک درس کی تقریر میں فرمایا کہ تم فارغ نہیں ہو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں بحث کرنے کے لئے وقت پاؤ بلکہ تمھارے لئے بہت سے کام ہیں۔ ہزاروں لوگ خدا کے منکر ہیں۔ تمھارا فرض ہے کہ ان کے آگے خدا کی ہستی کی دلائل پیش کرو۔ ہزاروں نبوت کے منکر ہیں۔ ہزاروں ملائکہ کے منکر ہیں۔ ہزاروں قرآن مجید کو نہیں مانتے۔ ہزاروں یوم آخرت سے انکار کرتے ہیں۔ تمھیں چاہئے کہ ان بے خبروں کو جو ددان جاہلوں کے آگے علم کے خزائن رکھو۔

اس ارشاد کی تعمیل میں میں نے جیون تت دیو سماجیوں یعنی دہریوں یا انسان پرستوں کا ایک اخبار ہے اس کا ایک مجموعی طور پر جواب دیا تھا ۱۳ ۔ جولائی کے پرچہ میں اس نے کچھ لکھا ہے جس کا مکرر جواب دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا ایک ہی اعتراض ہے کہ دنیا میں ہزاروں لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ اگر خدا ہے تو وہ ظالم ہے۔ میں اسے ڈاکٹر کی مثال دیکر پھر گورنمنٹ کا حوالہ دیکر سمجھا چکا ہوں مگر وہ نہیں سمجھتا۔ تعجب ہے کہ وہ ایک سلطنت کے راز اور اس کے تمام احکام کے مصالح سمجھنے سے قاصر ہیں مگر خدا کی سلطنت سے پوری واقفیت رکھنی چاہتے ہیں بلکہ خدا کو اپنے حکم کی ماتحت رکھکر پھر اسکو ماننے کا اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی پرچہ میں ایک منکر خدا لکھتا ہے کہ اگر خدا ہے تو وہ گیلی مٹی سے جو میز پر رکھ دی جائیگی گڑیاں بنادے۔ ناوان یہ نہیں سمجھتا کہ یہ کام تو خدا کا ایک بندہ بھی کرسکتا ہے۔ خدا کوئی تمھارا ماتحت ہے کہ تمھاری بات مانے اگر تم اسے نہیں مانتے تو اس کا کیا ہرج ہو رہا ہے کچھ اپنا ہی نقصان کر رہے ہو اسی طرح وہ لکھتا ہے کہ خدا اگر ہے تو کورے کاغذ پر پنسل سے کچھ لکھ دے اور پھر لکھتا ہے کہ خدا ہے تو بند جیبی گھڑی کو چلادے حالانکہ یہ وہ کام ہیں جو خدا کے عاجز ناتواں بندے کر رہے ہیں۔ پھر اسی اخبار میں لکھا ہے کہ یورپ کے ایک سرکردہ ملک سے خدا پرستی کی تعلیم موقوف ہوگئی۔

چنانچہ مسٹر ڈبلیو گرنٹن بیری نامی ایک عیسائی اخبار سنڈے ایٹ ہوم میں لکھتے ہیں کہ فرانس کے سکولوں سے خدا۔ الہام۔ انجیل وغیرہ کو نکالا جا رہا ہے اور اس خالی تخت پر دلیل اور سائنس کو گدی نشین کیا جا رہا ہے۔ ایسا ہی انگلینڈ میں ایک سوسائٹی ہے جس کا یقین ہے کہ خدا پرستی اور اس پر مبنی مذاہب کی تعلیم سے دنیا میں طرح طرح کی جہالت خرابی اور فساد برپا ہوئے ہیں اور اسے ترک کردینے میں ہی دنیا کی ترقی کی اُمید ہے۔ فرانس میں جب تک خدا پرستی اور اس پر مبنی عیسائی مذہب کی تعلیم جاری تھی تب تک جرائم کی تعداد ۱۵۰۰۰ تھی مگر اب جب سے ان غلط عقائد کی تعلیم کو ترک کردیا گیا ہے تب سے یہ تعداد گھٹ کر ۹۰۴۳۲ رہ گئی ہے۔

یہ حالات کس قدر درد انگیز ہیں۔ مگر ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے کیونکہ یورپ جس خدا کا منکر ہو رہا ہے وہ وہ خدا ہے جسے کانٹوں کا تاج پہنا کر یہودیوں نے گلوری کے پہاڑ پر پھانسی دیدیا تھا اور جس کی مذہبی تعلیم کو جرم افزائی کا موجب قرار دیتا ہے وہ کفارہ کی تعلیم ہے اور بہت اچھی بات ہے کہ یورپ خود بخود اس سے منکر ہو رہا ہے اور اس سچے خدا سچی تعلیم کی لئے جگہ خالی کر رہا ہے جو اسلام نے پیش کی۔ پس ہم لوگوں کا فرض ہے کہ ہم سچے خدا سچے نبی سچے مذہب کو یورپ کے سامنے پیش کریں۔ لیکن یہ بات زیر نظر ہے کہ اگر وہ وغیرہ علم جو ہمارے مولویوں اور پیروں کے پاس ہی کافی ہوتا تو خدا سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم نہ کرتا۔ اپنے پیارے مسیح موعود کو نہ بھیجتا۔ پس تم خدا کو منواؤ مگر اس سلسلہ کو پیش کر کے۔ مسئلہ نبوت منواؤ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بناؤ مگر اس سلسلہ کے ذریعے۔ ملائکہ منواؤ۔ یوم آخرۃ منواؤ اسی سلسلہ کی مدد سے تم ان نافہموں کو جو کہتے ہیں کہ اگر تم دنیا میں سورج۔ چاند اور ان کی مفید روشنی دیکھ کر خدا کے نیک صفات کا خیال کرتے ہو تو آئے دن کی تباہیاں دیکھ کر اس کے ظلم کا خیال بھی کرو۔ یہ جواب دو کہ آیا تم گورنمنٹ برطانیہ کو منصف مانتے ہو یا نہیں۔ اگر باوجود آئے دن کی پھانسیوں کے دیکھنے کے اسے عادل اور منصف کہتے ہو اور گورنمنٹ کے تمام احکام کے مصالح بتلانے سے قاصر ہو تو پھر ایسے واقعات دیکھ کر جن کے مصالح کی تہ تک تمھاری محدود دکھو پری نہیں پہنچ سکتی۔ خدا پر ظلم اور بے انصافی کا الزام لگانے کا کفر کیوں بکتے ہو خدا تمھیں ہدایت دے۔ (اکمل ۔ قادیان)

تبلیغی خط

میرے محترم بھائی سید محمد صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ ایک مشہور اہل قلم اور ممتاز اخبار نویس ہیں سلسلہ عالیہ کی تبلیغ کا انھیں بیحد جوش ہے اور یہ جوش ہمیشہ ان کے قلم کو حرکت میں رکھتا ہے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی **مایہ ناز** کتاب کا جواب انھوں نے نہایت قابلیت سے دیا جو تشحیذ میں چھپ چکی ہے۔ اور مختلف رسالے اور ٹریکٹ انھوں نے لکھے ہیں۔ حال میں انھوں نے ایک خط اپنے کسی عزیز کے نام بجواب چند سوالات عزیز لکھا ہے جس میں **وفات مسیح** و ختم نبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بین دلایل سے ظاہر کیا ہے۔ اس خط کو سید موصوف نے بطور ٹریکٹ شائع کردیا ہے جو صاحب چاہتے ہیں وہ ۲ پائی کا ٹکٹ بھیجکر مولوی سید صادق حسین صاحب مختار عدالت سکرٹری انجمن احمدیہ سے طلب کریں۔

خواجہ دل محمد صاحب اور حضرت باوا نانک صاحب

خواجہ دل محمد صاحب ایم اے۔ پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے جو اس سے پہلے اپنی خوش نوا نظموں کیلئے مشہور تھے حال میں رسالہ مخزن میں حضرت باوا نانک صاحب کی ذات ایک حملہ کیا گیا ہے کہ حضرت باوا نانک صاحب مذہب و ملت کی قیود سے پاک تھے۔ اس حملہ کا جواب میرے معزز ہمعصر نور کے قابل ایڈیٹر شیخ محمد یوسف صاحب نے بڑی عمدگی سے اور قابلیت سے دیا ہے اور نہایت شرح وبسط کے ساتھ گرنتھ صاحب اور سکھ ازم کی مستند تاریخ کی بنا پر ثابت کیا ہے کہ باوا صاحب قیود مذہب سے آزاد نہ تھے۔ بلکہ وہ ایک باخدا ولی اللہ تھے۔ اور ایک حقیقی مسلمان کی طرح انھوں نے اپنی زندگی بسر کی یہ مضمون قابل دید اور قابل اشاعت ہے اور میں ایڈیٹر صاحب **الحق** کی تائید کرتا ہوں کہ اسے گورمکھی حروف میں بصورت ٹریکٹ شائع کرنا چاہئے۔

ہمارے لندنی بھائی

ممالک غیر میں تبلیغ کے لئے پہلا قدم کے عنوان سے ایک مرتبہ الحکم میں تحریک کی گئی تھی کہ بعض ہونہار اور قابل نوجوانوں کو بغرض تکمیل تعلیم لنڈن بھیجا جاوے جو وہاں رہکر اشاعت اسلام کے طریقوں سے آگاہی کرکے وقتاً فوقتاً تبلیغ کا کام کرتے رہیں۔ ہر ایک امر اپنے وقت پر ہوا کرتا ہے اس بات خدا تعالیٰ کے فضل سے لنڈن میں ہمارے تین بھائی موجود ہیں۔

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب اور چودہری ظفر اللہ خانصاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب۔ خواجہ صاحب کی شمولیت نے اس جماعت کو تقویت دی ہے وہ اپنے تجربہ اور قادر الکلامی کے ساتھ وہاں تبلیغ کے لئے راہ نکال سکتے ہیں۔ وہاں کس طرح تبلیغ کا سلسلہ جاری ہوگا یہ تو بعد میں واقعات سے ظاہر ہوگا۔ سر دست یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک موقعہ دیا ہے کہ **لنڈن میں انجمن احمدیہ** کی بنیاد رکھدی جاوے۔ جبکہ وہاں تین بھائی اکٹھے ہوگئے ہیں۔ اور یہ اُمید کرنا کسی صورت میں بے موقعہ نہوگا کہ خواجہ صاحب اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دینگے۔ اب جبکہ حضرت **خلیفۃ المسیح** نے انھیں لکھ بھیجا ہے کہ وہ کالج میں داخل ہوجائیں تو ان کے **قیام** کا زمانہ قدرت نے لمبا کردیا ہے اس لئے وہاں مستقل طور پر ایک **انجمن احمدیہ** خدا کا نام لیکر قائم کیجاوے اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے خطوط میں ظاہر فرمایا ہے دعاؤں سے کام لیا جاوے۔

ہماری مختلف جماعتوں کو جو اندرون ہند خدا کے فضل سے پھیلی ہوئی ہیں مناسب ہے کہ اپنی دعاؤں میں **انجمن احمدیہ لنڈن** کو ضرور شامل کریں اس کے قیام **استقلال** اور **ترقی** کے لئے ضرور دعا کریں مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو بار ور کریگا۔ قبولیت دعاؤں کے اسرار میں اس راز کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جو دعائیں **ترقی اسلام** اور مدارج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی جاتی ہیں وہ یقیناً قبول ہوتی ہیں۔ پس لازماً ان دعاؤں کو اپنی روزمرہ کی دعاؤں میں شامل کرلو۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ انجمن احمدیہ لنڈن کے حالات وقتاً فوقتاً حاصل ہوتے رہینگے۔

سردست میں ان خطوط کو درج کردیتا ہوں جو ابھی حضرت نے خواجہ صاحب اور ڈاکٹر صاحب کو لکھے ہیں۔

حضرت کا خط عباد اللہ کے نام

عزیز مکرم! ڈاکٹر عباد اللہ

حفظکم اللہ وسلم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میرا دل چاہتا ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ تمھارا بن جاوے۔ لنڈن دار الابتلا ہے۔ نماز کے پابند رہو اور جہانتک ممکن ہو شرفا سے مجلس رکھو۔ آزاد لوگ اچھے نہیں۔ آزاد سے مراد مادر پدر آزاد ہیں۔ استغفار بہت کرو۔ دعائیں مانگتے رہو کہ تم خادم دین بنے رہو۔ وہاں ایک لڑکا شکر اللہ کا بھائی ظفر اللہ خان ہے۔ چوہدری نصر اللہ خاں کا بیٹا وہ مخلص ہیں اسکو کبھی ملنا۔ خط لکھدینا آپ کو آکر ملیگا

والسلام **نور الدین** ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

حضرت کا خط خواجہ صاحب کو

مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

خواجہ سنو۔ بہت اُمنگوں پر **لا یلھم الا** کا مقدس فقرہ ہمیشہ یاد رکھو اور قرآن کریم میں صاف صاف ارشاد ہے **ماتدری** **نفس ماذا تکسب غدا** پھر استغفار۔ دعاؤں پر زور دیتے رہو۔ تمام مذاہب میں اصل اصول دُعا ہے اور اس دعا کو آج ہنسی مخول میں ڈالا گیا ہے۔ میرا پیارا اس پر زور دیتا ہے **واللّٰہ الموفق**۔ عمدہ دعا الحمد ہے اس میں **ایاک نعبد و ایاک نستعین** دونوں ترقی کے فقرہ موجود ہیں۔ سُنا تھا لنڈن میں مسجد ہے اور وہ کنگ لین۔ مسجد کے لئے ڈاکٹر لیٹنر نے چندہ کیا تھا۔

لنڈن بے ریب دار الامتحان ہے۔ مگر عربی فقرہ ہے **عند الامتحان یکرم الرجل او یھان** امتحان کے بعد آدمی معزز ہو جاتا ہے یا ذلیل ہوتا ہے کالج میں ضرور داخل ہوں۔ تاکید ہے۔

واللّٰہ الملک انما لنت ثمہ اوصیک بتقوی اللّٰہ نقد فاز المتقون وان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

نور الدین ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

از دار الامان قادیان

ایک مخلص نوجوان کی وفات

نہایت افسوس اور دلی رنج سے لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص اور سرگرم قابل نوجوان چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے پوسٹ ماسٹر جالندھر چھاؤنی نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو بعارضہ جنون انتقال کیا **انا للّٰہ وانا الیہ راجعون**۔ مرحوم سلسلہ کا ایک قابل قدر رکن تھا۔ اشاعت و تبلیغ کے لئے خدا تعالیٰ نے اسی ایک خاص جوش اور قوت عطا کی تھی۔ الحکم کے ساتھ انھیں ایک خاص انس اور محبت تھی۔ غرض مرنیوالے میں بہت سی خوبیاں تھیں مرحوم نے اپنی یادگار تین بیٹے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ جو نابالغ ہیں احمدی جماعتوں سے درخواست ہے کہ جو ہر نصیب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت [illegible]